رائی کا پربت

پروفیسر شاہدہ شاہین

#371، 6th کراس، بالمقابل نہرو پارک، میسور۔570019 (کرناٹکا)، موبائل:9742345786

کار کی اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے سے پہلے پری وش ٹھٹک کر رہ گئی۔اس کا متحیر رہ جانا بجا تھا.....نہ تو اس نے اپنے جوڑے میں پھول لگا رکھے تھے اور نہ اپنے پیرہن کو عطر میں بسایا ہوا تھا، پر جانے کہاں سے گلاب چمپا چمیلی کی خوشبو سے معطر ایک زوردار ہوا کا جھونکا اس کے نتھنوں سے ٹکرایا تھا۔پھر جیسے ہی اس کی نظر پچھلی سیٹ پر گئی اس غیر مترقب خوشبو کا ماخذ دکھائی دے گیا.....پچھلی سیٹ پر بے شمار پھول بکھرے پڑے تھے! بغور جائزہ لینے پر ایسا لگا مانو ماضی قریب میں وہاں براجمان کسی ہستی کے ادائے ناز سے اپنے سر کو جھٹکا دینے کے نتیجے میں جوڑے سے کچھ پھول اپنا مستقر چھوڑ کر نیچے آگرے ہوں یا کسی کو ازراہِ محبت پیش کیا گیا گلدستہ مسل گیا ہو.....یا پھر...... پری وش کے دماغ کے خیالی گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے تھے اور تصور میں پردۂ سیمیں کی مانند ایک کے بعد ایک منظر بدل رہے تھے۔

اس کا شوہر کاشف کل رات تاخیر سے گھر لوٹا تھا اور بے حد تھکا ہوا لگ رہا تھا۔دریافت کرنے پر بتایا کہ اس کے آفس میں کوئی تقریب تھی اس لئے دیر ہوگئی۔اس نے کھانا بھی نہیں کھایا۔آتے ہی غسل کیا اور پھر بستر پر ڈھیر ہوگیا۔کاشف کسی مشہور فرم میں ایگزیکٹیو عہدے پر فائز تھا، ہمیشہ اپنے دفتر کے کاموں کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی مصروف رہتا تھا حتیٰ کہ دورانِ اوقاتِ کار اپنے موبائل فون پر رابطہ قائم کرنے کی بھی سخت ممانعت کر رکھی تھی۔

اگلے دن ناشتے کی میز پر پری وش نے معنی خیز لہجے میں کار کی پچھلی سیٹ پر بکھرے ہوئے ان پھولوں کے بارے میں پوچھ ہی لیا۔کاشف نے پہلے تو لاعلمی ظاہر کی پھر ٹھٹک کر رہ گیا۔ماتھے پر بل ڈالے گہری سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھتا ہوا شرارت آمیز انداز میں بولا:

''مجھے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے! پگلی...''

اس کا جملہ پورا ہونے سے قبل ہی فون بج اٹھا، اسے آفس سے فون آگیا تھا، اس نے جلدی سے بچا کھچا کھانا ختم کیا اور فوراً نکل گیا۔شرارت آمیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہہ گیا تھا.....''شام کو تیار رہنا، کہیں باہر گھومنے چلیں گے۔''

پری وش کے اندازے کے عین مطابق وہ نہیں آیا۔ہمیشہ کی طرح تھکا ہارا رات کے تقریباً دس بجے گھر آیا۔چہرے پر ہلکا سا میک اپ کئے نفیس ساڑی میں ملبوس پری وش نے جب دروازہ کھولا تو اسے سرتا پیر دیکھتا ہوا بولا......''بڑی پیاری لگ رہی ہو، کسی پارٹی میں گئی تھیں کیا۔''

پری وش ایک دم پھٹ پڑی۔''میری دنیا تو آپ سے شروع ہو کر آپ پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔بھلا آپ کے بنا کبھی کسی پارٹی میں گئی ہوں جو آج چلی جاؤں گی۔''

اس فوری ردّ عمل کے نتیجے میں وہ یکبارگی چونک اٹھا اور اپنا وعدہ یاد آگیا۔مصروفیت کا عذر پیش کرتے ہوئے فوراً کان پکڑ کر معافی مانگی پھر اتوار کا دن اکٹھے باہر چلنے کا پکا وعدہ کر لیا۔اس کی رومان پرور باتوں میں پری وش اس قدر الجھ گئی کہ سارے گلے شکوے بھلا دیے۔ان کی شادی کو صرف دس مہینے گزرے تھے..... پری وش نے بارہا محسوس کیا تھا کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے یعنی اس کے ساتھ ہوا کچھ اور ہے اور وہ بیان کچھ اور کر رہا ہے۔

پری وش سارا دن گھر پر اکیلی رہ کر بور ہو جاتی اور میکے ہو آنے کی فرمائش کرتی تو اس کے چہرے پر عود کر آئے اداسی کے گھنے بادلوں کو دیکھ کر پری وش کو اپنا ارادہ ترک کر دینا پڑتا۔اس اجنبی شہر میں اس کا کوئی شناسا بھی تو نہیں تھا۔فون کرے بھی تو کس کو، اس کی ساری سہیلیاں اپنے گھر بار، بچے اور جاب میں اس قدر مصروف ہوگئی تھیں کہ آج کل کسی کے پاس فالتو وقت ہی نہیں ہوتا تھا۔محض دل بہلاوے کی خاطر کوئی پارٹ ٹائم جاب کر لینے کی التجا کی تو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دی گئی کہ:

''پیسہ کمانے کے لئے میں اکیلا کافی ہوں، تم بس گھر پر رہو اور

میرے بچوں کی دیکھ بھال کرو جو ایک آدھ درجن سے کم تو نہ ہوں گے۔''

وہ اپنی انگلیوں پر حساب کرنے لگا۔ پری وش کھسیا کر اسے مارنے دوڑی اور وہ اسے گھر بھر میں دوڑا تا رہا۔ وہ جب بھی ساتھ ہوتا ساری دنیا بھلائے رکھتا، اس کی غیر موجودگی میں سارا گھر بھائیں بھائیں کرتا رہتا۔ خالی در و دیوار مانو کاٹنے کو دوڑتے۔ شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا کہ کاشف گاڑی گھر پر چھوڑ جاتا اور وہ اکیلی لانگ ڈرائیو پر نکل جاتی۔ اس کا بس یہی ایک شغل تھا۔

پری وش کا باہر جاب کرنا کاشف کو قطعی ناپسند تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب وہ کام سے لوٹے تو پری وش اسے گھر پر ملے، مسکرا کر اس کا خیر مقدم کرے۔ بالآخر پری وش نے زچ ہو کر کہا:

''فی الحال تمہارے اپنے دفتر میں ہی مجھے کسی چھوٹے موٹے کام پر لگا دو تا کہ دن بھر تمہیں دیکھتی رہوں۔''

اس پر وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا تھا۔ ''نہ بابا میں تو ویسے ہی زن مرید مشہور ہوں، مزید بدنام کرنا چاہتی ہو کیا!''

وہ سوچتی رہ گئی۔ ''زن مرید کیا ایسے ہوتے ہیں، ایک بار گھر سے نکل جانے کے بعد گھنٹوں کوئی خیر خبر نہیں لینے والے۔ سب بناوٹی باتیں ہیں۔''

پھر تو حد ہی ہو گئی۔ کار کی پچھلی سیٹ پر اکثر پھول بکھرے ہوئے پائے جانے لگے۔ باز پرس کرنے پر وہ لاپروائی سے ٹال دیتا۔ پری وش نے تلخی کے ساتھ سوچا:

''ویسے جواب دینے کے لئے اس کے پاس ہے ہی کیا سوائے اقرارِ جرم کے۔''

از راہِ تجسس ایک دن پری وش نے اچانک اس کے دفتر فون کیا تو ریسپشنسٹ نے فون کا کنکشن براہِ راست اس کے چیمبر سے جوڑ دیا۔ وہاں کاشف نہیں تھا۔ اس کے ساتھی نے فون ریسیو کیا اور اپنا نام احمر بتایا اور اطلاع دی کہ کاشف کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا ہے۔

اُدھر کاشف کی مصروفیات اور اِدھر پری وش کا شک اس قدر بڑھ گئے کہ وہ ہر چار چھ گھنٹوں میں ایک کال اس کے دفتر ضرور کر لیتی۔ وہاں سے اکثر یہی جواب ملتا کہ وہ اپنے چیمبر میں نہیں ہے۔ پری وش کو شک گزرا آیا وہ کہیں تعینات ہے بھی کہ نہیں۔ جھٹ خیال آیا......اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی اس کے نام پر فون کیوں ریسیو کرتا!

بار بار دفتر فون کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس طرح ٹوہ لینے پر دوسرے ملازم بھلا کیا سوچیں گے، لیکن اس دل کا کیا کرتی جو دن بدِن لاتعداد وسوسوں کی آماجگاہ بنتا جا رہا تھا۔ اس کی سہیلیوں نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ مرد ذات پر کبھی اعتبار مت کرنا۔ شادی سے قبل اسے شوہر کو اپنی مٹھی میں رکھنے کے کئی گر بتائے گئے تھے جن پر عمل پیرا ہو کر گھر کی چہار دیواری کے اندر رہتے ہوئے بھی اس کے شب و روز کے بارے میں ٹھیک اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ لہٰذا کاشف کے گھر آتے ہی وہ اس کے لباس کا جائزہ لیتی، آیا اس پر کسی لپ اسٹک کے نشان تو نہیں یا کسی کی زلفِ گرہ گیر سے جدا ہو کر کوئی بال تو اٹکا نہیں رہ گیا، لیکن آج تک ایسا کوئی ثبوت ہاتھ نہیں لگا تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ اس کا شوہر بہت چالاک ہے، لیکن آج کل اس پر چھائی ہوئی بے خودی کے نتیجے میں اکثر کار کی پچھلی سیٹ پر پڑے ملے پھول لاتعداد کہانیاں کہہ جاتے جن کا تصور بھی اس کے لیے سوہانِ روح تھا۔

بالآخر اپنی عزتِ نفس نے اسے اس قدر مجبور کر دیا کہ اس نے مائیکے چلے جانے اور پھر کبھی نہ واپس آنے کی قسم کھالی۔ قبل اس کے کہ اچانک وہ کسی کی بانہوں میں بانہیں ڈالے گھر آئے اور اسے باہر نکل جانے کو کہے وہ خود یہ گھر چھوڑ دینا چاہتی تھی، لیکن ایک آخری بار بطور آزمائش دفتر فون کرنے کی ٹھان لی اور دل کو مضبوط کر کے فون گھمایا۔ حسبِ معمول ادھر سے وہی گھسا پٹا جواب ملا پھر احمر نے فون ریسیو کیا:

''بھابھی آپ اس وقت کہاں ہیں۔'' اس دوران احمر سے اس کی اچھی خاصی جان پہچان ہو چکی تھی اور دونوں کے بیچ کافی بے تکلفی قائم ہو چکی تھی۔

''آپ سے مطلب۔'' وہ ایک دم تپ کر بولی۔

''اوہ......لگتا ہے آپ کے یہاں درجۂ حرارت خوب چڑھا ہوا ہے۔ لیجئے آپ کے میاں آ گئے۔ انہی سے دو دو ہاتھ میرا مطلب ہے بات کر لیجئے۔''

لیکن پری وش نے فوراً فون کاٹ دیا۔ وہ اس انسان کی آواز بھی سننا نہیں چاہتی تھی جس نے اسے اس قدر ذلت اور درد بے کراں سے ہمکنار کر دیا تھا۔ شام تک بھی خود کاشف تو کجا اس کا فون بھی نہیں آیا۔ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ پری وش نے دیوانہ وار آگے بڑھ کر فون اُٹھایا، فون پر احمر تھا، انتہائی شگفتہ انداز میں اس کی خیر خیریت پوچھ رہا تھا۔ پری وش کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کاشف کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کے تناظر میں احمر کا لب و لہجہ استہزائیہ سا لگا۔ اس نے فون بند کیا اور جلدی سے اپنا سامان پیک کرنے لگی۔

اسے اپنے مائیکے آئے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ احمر کا فون آ گیا۔ چھوٹتے ہی بولا......''مجھے پتہ ہے آپ اس وقت کہاں

ہوں گی......اس قسم کے حالات کی ماری اکثر خواتین جو قدم اٹھاتی ہیں وہی آپ نے بھی کیا ہوگا......اچھا کوئی قریبی لینڈ مارک بتایئے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔''

''لیکن میں اپنے تلخ ماضی کو یکسر بھلا دینا چاہتی ہوں لہٰذا کاشف یا اس کے کسی ہوتے سوتے سے ناطہ رکھنا نہیں چاہتی۔''

وہ بے حد سنجیدہ ہو کر بولا۔'' جذبات میں آکر اس قدر بلند بانگ دعوے مت کیجئے گا کہ بعد میں پچھتانے کا موقع بھی نہ ملے........رشتے کانچ کے نازک آبگینوں کی مانند ہوتے ہیں۔تھوڑی سی بے رخی یا ذرا سی بدگمانی بھی انہیں کرچی کرچی بکھیر دینے کے لیے کافی ہے......خیر آپ کی رہائش گاہ کا پتہ میں خود لگا لوں گا۔''

یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اگلے چالیس منٹ کے وقفے کے اندر وہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔پری وش بہت اداس تھی،اس کی خوبصورت آنکھوں سے چھم چھم آنسوؤں کی برسات جاری تھی۔احمر کہہ رہا تھا:

''میرے دوست کی عادت ہے وہ دوسروں کو سرپرائز دے کر اچنبھے میں ڈال دیتا ہے۔میں نے کئی مرتبہ اسے ٹوکنے کی کوشش کی، لیکن جب کسی کی خوداعتمادی ساتویں آسمان کو چھونے لگے تو منہ کے بل گر پڑنے کا خطرہ لاحق رہنا لازمی ہے۔اس لیے شروع سے ہی میں آپ دونوں کے تعلقات پر نظر رکھے ہوئے تھا۔جناب کی انتہائی رازداری کے پیش نظر راز کو طشت از بام کرتے کچھ اچھا نہیں لگ رہا، لیکن جب پانی سر سے اونچا ہونے لگے تو کیا کیا جا سکتا ہے.......بات بس اتنی سی ہے کہ اپنی شادی کی پہلی سالگرہ پر وہ آپ کو ایک خوبصورت فلیٹ تحفے میں دینا چاہتا ہے جس کے لیے اس نے کچھ قرض لے رکھا ہے اور جلد از جلد قرض لوٹانے کے چکر میں رات دن اوورٹائم کر رہا ہے۔

اس کی جانفشانی اور ایمانداری کو دیکھتے ہوئے آفس کا ہر ضروری کام اسے تفویض کیا جاتا ہے۔چونکہ وہ کئی زبانوں کا ماہر ہونے کے علاوہ کافی مؤدب، ذی فہم اور خوش طبع بھی ہے لہٰذا اکثر کاروباری اغراض سے آنے والے غیر ملکی نمائندوں کے استقبال میں تازہ پھولوں کے ہار اور گلدستہ پیش کر کے خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ اپنی کار میں مہمانوں کو رہائشی ہوٹل پہنچانے کی ذمہ داری اسی کو سونپی جاتی ہے۔ایک خوش خبری ہے، بہترین کارکردگی کے نتیجے میں جلد ہی اس کا پروموشن ہونے والا ہے......بھابھی! میرا دوست تو مرہی جائے گا جب اسے پتہ چلے گا کہ آپ اس کے بارے میں ایسا سوچتی ہیں اور وہ بھی اتنے وثوق کے ساتھ۔''

پری وش مبہوت ہو کر احمر کی باتیں سن رہی تھی۔کبھی کبھی انسان اپنی تنگ ذہنی کے زیر اثر اس قدر منفی سوچ میں گھر جاتا ہے کہ پل بھر میں رائی کا پہاڑ کھڑا کر لیتا ہے۔اس کی آنکھوں پر سے وہم و گمان کے سارے پردے ہٹتے جا رہے تھے اور کاشف کی معصوم شبیہ ذہن میں ابھر آئی تھی۔معاً اس کا دل ہلکا ہو کر خلاؤں میں پرواز کرنے لگا اور چہرہ صبح دم شبنم کی بوندوں سے دھلے ہوئے پھول کی مانند کھل اٹھا۔چہکتی ہوئی آواز میں بولی:

''احمر بھائی جان! آپ کے بے لوث جذبے کی وجہ سے میری زندگی تباہ ہوتے ہوتے رہ گئی۔آپ نے ایک منہ بولے بھائی کا حق ادا کر دیا۔بس ایک بات کا دھیان رہے......نہ میرے کانوں نے کچھ سنا اور نہ آپ نے کسی راز پر سے پردہ اٹھایا، ہمارا تو کبھی آمنا سامنا ہی نہیں ہوا، پر اگلے ہفتے آپ ہماری شادی کی سالگرہ پر ضرور گھر تشریف لا رہے ہیں۔''

وہ بسورتی ہوئی سی صورت بنا کر بولا۔''ہمارے ایسے نصیب کہاں......شادی کی پہلی سالگرہ تو آپ دونوں انڈمان جزائر میں منائیں گے۔میں نے بہت پہلے ہوائی جہاز کی ٹکٹیں بک کر رکھی ہیں۔یہ میرا سرپرائز ہے آپ دونوں کے لئے۔'' پھر ایک ملا جلا فلک شگاف قہقہہ فضا میں گونج اٹھا۔

◆◆◆

قلمی معاونین سے درخواست

- مسودات اور صاف اور خوش خط ارسال فرمائیں۔
- سطریں قریب قریب نہ ہوں • لفظوں کو جوڑ کر نہ لکھیں جیسے: اندنوں، ہمکو، تمکو، چاہیئے، انکو، رہینگے، دینگے، اسکے، انکی، اسکے، کیلئے
- نئے نام اور غیر مانوس الفاظ واضح لکھیں۔ (ادارہ)